احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار - ۱۲ صفر ۱۴۱۴ھ، ۲- ظہور ۱۳۷۲ہش، ۲- اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کو سپردِ خاک کر دیا گیا

ربوہ: یکم اگست۔ حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ و گیمبیا کو بعد مغرب بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کا جنازہ شام پونے چھ بجے بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب کرام سے حضرت مولانا موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء سے حضرت امام جماعت کا افتتاحی خطاب

آج ساری دُنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر اللہ کے افضال نازل ہو رہے ہیں

یہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کا دن ہے

جب فتح حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس سے بخشش مانگنے کی طرف زیادہ توجہ کریں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا خلاصہ جو آٹھ زبانوں میں براہِ راست دنیا بھر میں تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے اسلام آباد (ٹلفورڈ - لندن) سے براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ ۳۰ جولائی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج ڈش انٹینا کے ذریعے ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر اللہ کے افضال و انعامات نازل ہو رہے ہیں۔ موجودہ جلسہ سالانہ برطانیہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کا دن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عنقریب فوج در فوج لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے جب فتح کا وقت آئے تو اس وقت اللہ کی تسبیح کرنے اور اس سے بخشش مانگنے کو خصوصی طور پر یاد رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے اس افتتاحی خطاب میں جو آٹھ زبانوں میں براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ ڈش انٹینا کے بارے میں نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعات سنائے جس کے دوران احباب کرام بار بار جوش و جذبہ سے فلک شگاف نعرے بلند کر کے اپنے جذبات کا اظہار فرماتے رہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد کا مضمون ایسا ہے کہ حمد کے جتنے بھی ترانے گاؤ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کا مقابل پر انسان کی قوت بیان عاجز آجاتی ہے آج کا جلسہ بھی خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کا دن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کی حاضری کے بارے میں منتظمین کا خیال تھا کہ آج حاضری کم ہو گی اس کی ایک وجہ یہ بتائی گئی کہ انگلستان کی حکومت نے پاکستانی احمدیوں کو ویزا دینے میں بہت کنجوسی سے کام لیا ہے اور زیادہ حاضری تو پاکستانی احمدیوں ہی کی متوقع تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں زیادہ قصور ان لوگوں کا ہے جو جلسہ کے نام سے یہاں آئے اور پھر واپس جانے کی بجائے یہیں رہ گئے۔ جو یہاں بلا اجازت رہ گئے تھے جماعت نے بڑی کوشش سے ان کا کھوج لگایا اور ان کو واپس بھجوایا۔ جو گنتی کے چند لوگ رہ گئے تھے جو واپس جانے پر آمادہ نہ ہوئے ان کو ہمیشہ کے لئے جماعت سے نکال دیا گیا۔ اب ان کی موت تک ان کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی اس غلط حرکت سے جماعت احمدیہ کو جو نقصان پہنچایا وہ لامتناہی ہے اس کی سزا اللہ ہی ان کو دے گا۔ جو لوگ شمولیت کی سعادت سے محروم

مسلسل صہ ۲ پر

اعلان داخلہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں لیٹ کالج ایڈمشن مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت ہوگا۔

۱۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵ راگست ۱۹۹۳ء

۲۔ انٹرویو ۷ راگست ۱۹۹۳ء

۳۔ انٹرویو صبح ۸ بجے ہوں گے۔ اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

جملہ امیدواروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کے لئے فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے رابطہ کریں۔ نیز فارم داخلہ کے ساتھ مندرجہ ذیل اسناد کی فوٹو کاپی منسلک کریں۔

۱۔ تفصیلی نمبروں کی فوٹو کاپی

۲۔ چال چلن کی فوٹو کاپی

۳۔ دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو کاپی

۴۔ والد صاحب کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

۵۔ میٹرک کی رجسٹریشن کی فوٹو کاپی

۶۔ فیصل آباد بورڈ کے علاوہ دوسرے بورڈوں سے آنے کی صورت میں مائیگریشن سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی۔

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے

"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

رہ گئے وہ انہی لوگوں کی وجہ سے رہ گئے ہیں - اسی لئے حکومت انگلستان سے ہمارا شکوہ بے جا ہے -

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے باوجود اللہ نے رونقیں بھی دی ہیں رونقیں دینا تو اللہ کا کام ہے انگلستان کی حکومت کا کام تو نہیں ہے - چنانچہ آج افتتاحی اجلاس میں یہاں اتنی حاضری ہے جتنی سابقہ جلسہ سالانہ کے آخری روز تھی -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا اس جلسہ کا قیام حضرت بانی سلسلہ نے تقویٰ کے حصول کی خاطر فرمایا تھا - جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے جلسہ سالانہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ قومیں اس جلسہ میں شرکت کے لئے تیار کی گئی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی - اس لحاظ سے آج کا جلسہ حضرت بانیٔ سلسلہ کی اس بات کے پورا ہونے کا نظارہ پیش کر رہا ہے -

ڈش انٹینا کے ذریعے خطبات اور جلسوں کے براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات کے نازل ہونے کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے اور بے حد ایمان افروز رنگ میں فرمایا -

حضور ایدہ اللہ نے ایک احمدی خاتون کا ۱۹۷۰ء کا ایک خواب بیان کیا جنہوں نے بتایا کہ انہوں نے دیکھا کہ زمین سمٹ کر چھوٹی ہو کر میرے سامنے آگئی اور گول دائرے کی شکل میں رنگ برنگی اور سفید تیز روشنیاں اس میں سے نکل رہی ہیں جو بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں اس زمین کے اندر سے ایک نام ابھرا وہ تھا

مرزا طاہر احمد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ۱۹۷۰ء کا سال وہ ہے جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو امامت پر فائز ہوئے چار پانچ برس گذرے تھے اور کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ میرا امامت سے کوئی تعلق ہو سکتا - میں ایک ادنیٰ خادم کی طرح گھر سے دفتر اور دفتر سے گھر سائیکل پر جایا کرتا تھا - میرے چھوٹے چھوٹے سفر بھی بڑے لمبے سفر ہو جایا کرتے تھے - لیکن اس ڈش انٹینا کے ذریعے دنیا سمٹ کر میرے سامنے آگئی ہے اور آج میں تمام دنیا کو ایک ہی وقت، میں مخاطب ہوں اور آپ کی بھی اور میری آواز کو بھی زنگوں میں اس طرح پھیلا رہی ہے کہ دنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے گولے کی شکل اختیار کر گئی ہے -

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ اس نظام کے ذریعے دنیا بھر میں احمدیت کے تیزی سے پھیلنے کا وقت بالکل قریب آگیا ہے - خدا مجھے بھی اور آپ کو بھی زندہ رکھے کہ ہم اس عالمی نظام کے پھل کھانے کی توفیق پا سکیں -

حضور ایدہ اللہ نے ڈش انٹینا کے ذریعے تربیت کے اعلیٰ مقاصد حاصل ہونے اور ڈش کے ذریعے حاصل ہونے والے بے حد ایمان افروز واقعات کا ذکر نہایت دلنشین انداز میں فرمایا - حاضرین جلسہ بار بار زبردست نعرے لگا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے -

ایک عورت کے خط کا حضور نے ذکر فرمایا جنہوں نے لکھا کہ ڈش انٹینا کے بعد اب بیوت الذکر جاگ اٹھی ہیں چہروں پر شادمانی آگئی ہے - دلی غم کی ایک مستقل جھلک کسی حد تک بلکہ کافی حد تک خوشی میں بدل گئی ہے - ربوہ کی گلیاں آپ کی آوازوں سے گونج رہی ہیں -

امریکہ کے ایک نوجوان کا واقعہ حضور نے بیان فرمایا - اس کے پاس مہینے بھر کے خرچ کے لئے ۵۰ ڈالر باقی تھے اور ڈش کے مقام تک جانے کا کرایہ ۳۸ ڈالر بنتا تھا - وہ نوجوان ساری رات سوچتا رہا کہ کیا کروں - آخر اللہ پر توکل کر کے ڈش کے ذریعہ خطبہ کے مقام تک جانے کا فیصلہ کر لیا - عین آخری وقت اسے ایک شخص مل گیا جو سستے کرایے پر اسے نیویارک لے جانے پر راضی ہو گیا - جب اس سے راستے میں بات ہوئی تو وہ یہ ساری داستان سن کر اتنا متاثر ہوا کہ اس نے کوئی پیسہ نہ لیا -

ایک مربی صاحب نے لکھا وہ جو بھول کر بھی کبھی جمعہ ادا نہیں کرتے تھے - اب بفضلہ تعالیٰ خطبات کے فیض سے عبادات میں شامل ہونے لگے ہیں -

ڈش میں غیر مسلم حضرات کی دلچسپی کا حضور ایدہ اللہ نے خصوصی ذکر فرمایا امریکہ سے ایک دوست نے لکھا کہ ایک سکھ فیملی کے افراد حضور کا خطبہ سنتے ہیں اور حضور کی تصویر سکرین پر آتے ہی صوفہ سے اتر کر نیچے قالین پر بیٹھ جاتے ہیں -

مکرم طاہر عبداللہ یا گورا صاحب امریکہ کے خط کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا - میں احباب جماعت کو ڈش انٹینا کے بارے میں بتا رہا تھا - ایک صاحب ایک طرف بیٹھے تھے - ان کو بھی میں بتانے لگا وہ مسکرا مسکرا کر میری باتیں سنتے رہے اور بولے کچھ نہیں - ان کے جانے کے بعد کسی نے بتایا کہ یہ صاحب تو غیر از جماعت ہیں - قریباً ایک ہفتے کے بعد خبر ملی کہ وہ صاحب اپنی بیگم اور ۵ بچوں سمیت احمدی ہو گئے ہیں -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ربوہ کے بہت مخلص اور فدائی مکرم بشارت احمد خان صاحب ڈش ماسٹر نے بہت اچھا کام کیا ہے انہوں نے افریقہ جا کر بہت سستا ڈش انٹینا بنانا سکھایا - اب بھی وہ وہیں ہیں - وہ بتاتے ہیں کہ جب پہلے دن غانا میں ڈش انٹینا لگا تو ہزاروں لوگ امڈ آئے - سڑکوں پر ٹریفک جام ہو گیا - ہر زبان پر یہی تھا کہ یہ جماعت احمدیہ کا ڈش انٹینا ہے - اب تک وہ غانا میں دس ڈش انٹینا فٹ کر چکے ہیں -

بنگلہ دیش میں ڈش انٹینا کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں نے لکھا ہے کہ جب پہلی بار لوگوں نے ڈش پر حضور کو دیکھا تو بڑا جذباتی منظر تھا لوگ رو رہے تھے سسکیاں لے رہے تھے - روتے جاتے تھے اور نعرے لگاتے تھے - ایک شخص کا واقعہ حضور نے سنایا کہ اس کو لوگوں نے پکڑ لیا کہ احمدی ہونے کے جرم میں تمہیں جان سے مار دیں گے اور اسے ایک ہفتہ کی مہلت دی - اس نے کہا یہ میرا سر خدا کی راہ میں پیش ہے جب دل چاہے اسے خدا کی راہ میں قربان کر دینا - اس مہلت کے دوران اس نے علاقے کے ایک با اثر شخص کو ڈش کے ذریعے صرف ایک خطبہ سننے پر راضی کر لیا خطبہ سنتے ہی اس کی حالت بدل گئی اس نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا -

بنگلہ دیش ہی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ایک مخالف لیڈر جو احمدیوں کے خلاف جلوس کی قیادت کیا کرتے تھے انکو ایک خطبہ دیکھنے پر راضی کیا گیا - خطبہ سنتے سنتے ان کی حالت غیر ہونے لگی وہ بلک بلک کر رونے لگے اور کہنے لگے ابھی میری بیعت کراؤ -

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ساری دنیا کی طاقتیں ہمیں کہتی ہیں کہ قدم آگے نہ بڑھاؤ لیکن جو فضل آسمان سے برستے ہیں کس کی طاقت ہے کہ ان کو روک سکے کوئی چھتری کوئی شامیانہ ان کی راہ میں روک نہیں بن سکتا -

آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر افضال نازل ہو رہے ہیں - اس موقعہ پر احباب جماعت نے زبردست نعرے لگائے -

حضور ایدہ اللہ نے تبشیر کے علاوہ انذار کے بھی بعض واقعات بیان فرمائے ایک مولوی نے مخالفوں کو جمع کیا کہ ان کے ڈش انٹینا پر حملہ کر کے اسے توڑ پھوڑ دیا جائے جس تاریخ کو اس منصوبہ پر عمل کرنا تھا اس روز اس کے بیٹے کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور وہ اسے لے کر شہر کے ہسپتال میں گیا جہاں چوبیس گھنٹے کے بعد اس کا بیٹا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا - اب اس کی اپنی حالت بھی خراب ہے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہے تو کہتا ہے میرا بچہ مجھے بلا رہا ہے علاقے میں یہ بات عام ہے کہ اب کوئی اس ڈش انٹینا کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے -

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کا جلسہ آٹھ زبانوں میں دنیا بھر کے افراد تک ترجمہ کر کے پہنچایا جا رہا ہے پہلے اس میں بنگلہ زبان شامل نہیں تھی جلسہ سے چند دن قبل بنگلہ دیش کے امیر جماعت کی درخواست ملی کہ ان کی زبان بھی تراجم کی فہرست میں شامل کی جائے اس وقت بہت تھوڑا وقت رہ گیا تھا اور بظاہر ممکن نہ تھا کہ ان کی خواہش پوری ہو سکے اس دوران مجھے خیال آیا کہ اہل بنگالہ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کو بتایا ہے کہ اہل بنگالہ کی دل جوئی کی جائے گی - اب اللہ کے فرمان کے سامنے میں کون ہوتا ہوں روک بننے والا چنانچہ میں نے حکم دیا کہ ہر ممکن طور سے بنگالی زبان کے ترجمے کا بھی انتظام کیا جائے -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بہت مخلص ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے - یہاں کے مخالفین کے دلوں میں بھی تقویٰ کا بیج موجود ہے اس لئے سخت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

وہ چند بدیاں جو خصوصیت کے ساتھ اس وقت میرے پیش نظر ہیں۔ ان کا میں ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ اور خصوصیت کے ساتھ پاکستان کی تمام جماعتوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ان کو اپنے اصلاحی پروگرام میں پیش نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بار بار ذکر کر چکا ہوں۔ یہ وقت ہے کہ ان بدیوں کے خلاف جہاد کیا جائے میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی میں اس مضمون پر خطبے دیتا ہوں انفرادی طور پر مجھے خطوط ملتے ہیں۔ کچھ لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ ذکر کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہمیں اس سے فائدہ پہنچا۔ لیکن بعض دفعہ باوجود اس کے کہ جماعتوں کو خاص طور پر متوجہ کیا جاتا ہے کہ آپ باقاعدہ مستقل پروگرام کے مطابق ان بدیوں کے خلاف جہاد کریں۔ جماعتی رپورٹوں میں کچھ دیر کے بعد وہ ذکر آنا ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی نظام جماعت کا جہاں تک تعلق ہے وہ ہر ملک میں اور ہر شہر میں یکساں اطاعت نہیں کرتا۔ یکساں تعمیل نہیں کرتا اور رفتہ رفتہ پھر یہ بات آئی گئی ہو جاتی ہے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ہاں ماضی میں ایک بات کہی گئی تھی۔ اب کہاں تک کوئی لے کر اسے آگے بڑھے یہ وہ بدیاں ہیں جن کا میں ذکر کرنے لگا ہوں۔ جو مستقبل سے تعلق رکھ رہی ہیں۔ اور دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ ان کے خلاف جہاد ماضی کا قصہ بن ہی نہیں سکتا۔ تاوقتیکہ ان کی بیخ کنی نہ ہو جائے۔ پس بڑی جہالت ہو گی یہ سوچ لینا کہ جن دنوں میں خطبہ آیا تھا۔ ان دنوں ہم نے ان بدیوں کے خلاف جہاد شروع کیا تھا۔ اور تعمیل ہو گئی ہے۔ تعمیل کیسے ہو سکتی ہے اگر بدیاں باقی ہیں جب تک مرض باقی ہے دوا کی ضرورت پڑتی رہے گی۔ اس لئے میں جماعتوں کو یعنی جماعتوں کی انتظامیہ کو متوجہ کرتا ہوں کہ اپنے پروگرام میں ان کو باقاعدہ داخل کریں۔ ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس کے نتیجہ میں پھر وہ ان باتوں کو بھول نہ سکیں۔ اور مستقلاً ان میں سے کچھ لوگ نگران رہیں۔ اور اس منصوبے کے نتیجہ میں ایسا جائزہ لینے والا انتظام بھی ہو کہ جو اس کی تعمیل کی کارروائی پر نظر رکھتا رہے۔

سب سے پہلی بات جو قابل توجہ ہے وہ نیتوں کا فساد ہے۔ دنیا میں جتنی بدیاد پھیلتی ہیں وہ نیتوں کے فساد سے پھیلا کرتی ہیں ( ) یقیناً اعمال کے نتائج نیتوں پر منحصر ہیں۔ فرمایا خبردار انسان کے جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ لوتھڑا صحیح رہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ لوتھڑا بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے اور فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔ مراد یہ ہے کہ دنیا میں جب بھی بدیاں راہ پاتی ہیں ان کا آغاز دلوں میں مخفی طور پر شروع ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ وہ بدی ایک معین خیال اور پھر ایک عزم کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پھر وہ عملی جامہ پہنتی ہے۔ پھر وہ انفرادی بدی رفتہ رفتہ قومی بدی بننے لگتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے نیتوں کی اصلاح ضروری ہے۔ میں نے جہاں تک جائزہ لیا ہے۔ بدقسمتی سے ہماری قوم میں ہر جگہ آغاز ہی سے بدنیتی داخل ہو چکی ہے۔ بچے جو تعلیم پاتے ہیں وہ یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ تعلیم پانے کے بعد ہم یہ بڑے بڑے عہدے حاصل کر کے اسی طرح امیر بنیں گے اسی طرح بددیانتی کر کے قومی اموال کو غصب کریں گے جس طرح ہمیں وہ لوگ دکھائی دے رہے ہیں جو بہت اچھے حال میں ہیں جن کا رہن سہن ہمیں متاثر کرتا ہے۔ ان کا طریق یہی ہے کوئی انجینئر ہے۔ کوئی ڈپٹی کمشنر ہے کوئی ایس پی ہے کوئی دنیا کا اور عہدہ دار ہے۔ ہر ایک نے اپنی ایک شان بنائی ہوئی ہے۔ وہ شان نئی بڑی ہونے والی نسل کو دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔ اس پر وہ اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے اور یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہوتی کہ کس طرح یہ شان بنی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ سارے لوگ اگر دیانتدار بن جائیں۔ دیانتدارانہ زندگی بسر کریں تو بجائے اس کے کہ یہ قابل رشک دکھائی دیں یہ قابل رحم دکھائی دینے لگیں اور لوگ حکومت کی نوکری سے خوف کھائیں یہ بھی ایک عذاب ہے اس کی دن رات کی محنت دن رات کی مصیبت۔ خواہ انجینئر ہو خواہ ایس پی ہو۔ خواہ ڈی سی ہو اس کی بڑی بھاری ذمہ داری اور جو تنخواہ ملتی ہے وہ اتنی کہ بمشکل سفید پوشی کا بھرم رکھا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں تو جو کچھ ان کو دکھائی دیتا ہے وہ شان دکھائی دیتی ہے جو جھوٹ پر قائم ہے اور قوم کا ہر بچہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے اس سے کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہوتی کہ اس شان میں جھوٹ اور فساد شامل ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے اس کی نیت میں یہ بات داخل ہو جاتی ہے ایک انسان تاجر بننے کی سوچ رہا ہے اس نے تاجروں کی شان و شوکت دیکھی ہے۔ دن بدن تیزی کے ساتھ روپیہ بڑھتا ہوا دیکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دیانتداری کے ساتھ اس تیزی سے روپیہ نہیں بڑھا کرتا۔ چنانچہ جب وہ تاجر بننے کی سوچتا ہے تو اس کی نیت میں وہ فساد داخل ہو چکا ہوتا ہے جو بظاہر کامیاب تاجروں کی نیت میں شامل تھا۔ اور جس نے ان کو آناً فاناً ناجائز ذریعہ سے کمائی ہوئی دولت کا مالک بنایا۔ پس اسی طرح آپ جب زندگی کے دوسرے شعبوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہر جگہ آپ کو نیتوں کا فساد دکھائی دیتا ہے۔ بعض لڑکے مخلوط تعلیم کے کالجوں میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض لڑکیاں مخلوط تعلیم کے کالجوں میں داخل ہوتی ہیں وہ اس سے پہلے اگلی نسل کو رنگ رلیاں کرتے ہوئے دیکھ چکے ہوتے ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں مخفی طور پر ایک یہ کیڑا بھی ہوتا ہے کہ ہم بھی اسی طرح عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔ اسی طرح آزادانہ میل ملاپ کریں گے۔ جس معاشرے کی جھلکی سے وہ متاثر ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ ایک بدنیتی کا بیج بن کے ان کے دل میں جگہ لے لیتی ہے۔ اس قسم کی بدنیتیاں عام ہیں۔ ان بدنیتیوں سے روکنے کے لئے تقویٰ کا معیار بلند کرنا ضروری ہے۔ اور لذتوں کے معیار درست کرنے ضروری ہیں۔ یہ بہت ہی محنت کا کام ہے۔ اور بہت ہی تفصیلی توجہ چاہتا ہے۔ ایک عرصہ کے بعد جب بچے بڑے ہو جائیں اس وقت یہ کام بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ بچہ جب پنگھوڑے میں ہو۔ جب ماں کی گود میں ہو جب آپ اسے گودیوں میں اچھال کر اس سے کھیلتے ہیں۔ جب اس کی معصوم پیاری باتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں: یہ وہ زمانے ہیں جب کہ نیتیں سیدھی کرنے کا وقت ہوا کرتا ہے۔ اس وقت کی نیتیں سیدھی کی ہوئیں ہمیشہ سیدھی رہتی ہیں۔ اس وقت اخلاقی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ بچپن کا ابتدائی زمانہ یعنی وہ زمانہ جب کہ ابھی اس پر عبادت فرض نہیں ہوئی ہوتی۔ نیتوں کے درست کرنے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

چنانچہ (عبادت) سے پہلے نیت ضروری ہے اسی طرح انسانی زندگی کی تعمیر اور اس کا رخ ڈھالنے کے لئے بچپن سے اس کی نیت کی درستی ضروری ہے۔ اس کے بعد ہی وہ (عبادت) کے دور میں داخل ہو گا یہاں میں نیت کا مضمون وسیع رنگ میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک لمبے عرصے پر پھیلی ہوئی نیت کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ وہ بچہ جس کی نیتیں آپ درست کر دیتے ہیں وہ عبادت کا اہل بن جاتا ہے۔ اور پھر عبادت سے استفادہ کرنے کا اہل بن جاتا ہے وہ بچہ جس کی نیتوں میں فتور شامل ہو جاتا ہے اس بچے کے متعلق آپ کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور یہاں ماں اور باپ دونوں کے اعمال کا بچے کی نیت پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے بارہا یہ توجہ دلائی ہے کہ ماں باپ اپنے گھر پر جو اثر پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق متنبہ رہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ ان کے بے تکلف جھوٹ ان کے بددیانتی کے بے تکلف تذکرے، ان کا مذاق مذاق میں ایسے واقعات بیان کرنا جس سے ان کی چالاکیاں ظاہر ہوتی ہوں یا دوسروں کے اموال لوٹنے کے تذکرے ہوں کہ ہشیاری کے ساتھ ہم نے فلاں کو اس طرح دھوکہ دیا۔ فلاں کو اس طرح دھوکا دیا۔ بعض لوگ گھر میں اس قسم کی باتیں کر کے فخر کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اور جس قسم کی باتیں گھر میں کرتے ہیں وہ کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے اثرات بچوں کی زندگی پر گہری چھاپ بن کر نقش ہو جایا کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسے نقوش انمٹ ہوا کرتے ہیں۔ وہ نقوش ان کی زندگی کو بنانے اور بگاڑنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لئے سب سے پہلے تو گھروں کے ماحول کو اس نیت سے صاف اور درست کرنے کی ضرورت ہے کہ ماں باپ یقینی طور پر یہ جان لیں کہ اس معاملے میں وہ خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے۔ اگر ان کی بداخلاقیوں کی وجہ سے اولاد کی نیتوں میں فتور پیدا ہو گیا تو پھر ان کی تمام عمر کی بداعمالیوں میں وہ حصہ دار قرار پائیں گے۔ یہی وہ مضمون ہے جو کلام اللہ میں بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے۔

"اپنی اطاعت کی حفاظت کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے۔ یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے۔ کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کِس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۱۷ جولائی ۱۹۹۳ء

In memory of Fatima Jinnah

ON the occasion of the centenary celebrations of Mohtarama Fatima Jinnah this year, it will be in fitness of things to honour the sole companion of the Quaid-i-Azam. In this connection it is suggested that, Dow Medical College (DMC) and its teaching hospital be named as Fatima Jinnah Medical College.

The sound and convincing reasons are that she belonged to medical profession, provided inspiration and was partner in the struggle for Pakistan and took adequate care of the health and welfare of the Father of the Nation. She had the courage to stand to the test of time and challenged Ayub Khan.

The name of the institution — DMC — smacks of imperialism, salavery, colonial rule and a constant source of hurting our pride as citizens of an independent country. It is the most appropriate time to take up the suggestions seriously. Since all the requirements and infrastructure in this prestigious medical college are already present, its dental department could be upgraded to a teaching institution.

It is heartening to know that Mohatta Palace, her last abode, has been purchased by Sindh Government. This may now be named as Fatima Palace and used as an art gallery, museum, auditorium and centre for exhibition of our rich cultural heritage. Preferably, it can better be utilised as an Institute for Tropical Medicine and a modern research centre for health and oral hygiene.

Alternatively, it may also justifiably be utilized as an Institute of Excellence for the uplift, education and welfare of women of Pakistan.

DR. S.H. NAQVI
Karachi

DAWN SATURDAY, JULY 17, 1993

ڈان کے ۱۷ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر ایس۔ ایچ۔ نقوی (کراچی) کہتے ہیں کہ اس سال محترمہ فاطمہ جناح کی سو سالہ تقریبات منائی جانے والی ہیں۔ بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو قائداعظم کی اکیلی ساتھی تھیں ان کی عزت افزائی کی جائے۔ اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ڈاؤ میڈیکل کالج (ڈی۔ ایم۔ سی) اور اس سے ملحقہ ٹیچنگ ہسپتال کو فاطمہ جناح میڈیکل کالج کا نام دے دیا جائے۔ نہایت معقول وجوہات یہ ہیں کہ آپ میڈیکل کے پیشہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ نے دوسروں کو اس بات پر ابھارا اور آپ پاکستان کے لئے جدوجہد میں شریک تھیں اور آپ نے بابائے قوم کی صحت اور بہبود کا پوری طرح خیال رکھا۔ آپ نے ایوب خان کے مقابلے کے حوصلے کا مظاہرہ کیا۔

اس ادارے کا نام۔ ڈی۔ ایم۔ سی۔ ہمیں یہ بات یاد دلاتا ہے کہ ہم پر غیر لوگ حکومت کرتے تھے۔ ہم غلام تھے نوآبادیاتی سلطنت تھے اور یہ بات ہمارے آزاد ملک کے شہری ہونے پر چوٹ لگاتی ہے۔ یہ وقت نہایت مناسب ہے کہ اس تجویز کو سنجیدگی سے لیا جائے چونکہ اس باوقار میڈیکل کالج میں تمام ضروریات پہلے ہی موجود ہیں اس کے ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ کی سطح کو بڑھایا جا سکتا ہے تاکہ اسے ایک ٹیچنگ ادارہ بنا دیا جائے یہ بات بہت حوصلہ افزا ہے کہ محتہ پیلیس جس میں آپ اپنے آخری ایام میں رہائش پذیر تھیں سندھ حکومت نے خرید لیا ہے۔ اب اسے قصر فاطمہ کہا جا سکتا ہے اور اسے آرٹ گیلری، عجائب گھر۔ آڈیٹوریم اور ہمارے نہایت بہتر کلچرل ورثے کی نمائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ اسے ایک ٹراپیکل میڈیسن کے ادارے کے طور پر استعمال کیا جائے اور یہاں ایک جدید ریسرچ سنٹر ہو جو صحت اور ہائیجین کا خیال رکھے۔

اس کا متبادل یہ ہے کہ اسے ایک انسٹی ٹیوٹ آف ایکسی لنس بنا دیا جائے جہاں پاکستانی خواتین کی تعلیم اور تربیت اور ان کے فروغ کا انتظام ہو۔

ڈان
۱۸۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Why tobacco alone

MY knowledge about tobacco-caused cancer is only a few hundred thousand degrees below zero and so I just dare not contest anything pronounced by such medical authorities as Dr N.A. Jafery.

I was only informed in a popular lecture for the lay audience by a medical lecturer that if the blood has turned cancerous anything "even the irritation from the rubbing from the strap of a wrist-watch" can cause cancer". May be, with all good intent he wanted to warn us against the danger of irritation.

He also said about "elbow cancer" of the clerks who rest their left-hand elbow on desk, to rest their heads, while busy writing with the right hand.

Then he also spoke about "Kashmir Cancer" among the poor people of Kashmir who place embers near their chest during winter in an unprotected manner. Very recently I was told by a medical student that the excessive use of even ice-cold water may cause throat cancer. Same seem to think that "cancer has run riot and only the most laudable optimism of man is preventing us from giving up the chase".

I have to necessarily bow before the statistics provided by Dr N.A. Jafery and my animosity towards tobacco is now greater.

But all that I have asked is "why tobacco alone?" when hundreds of other carcinogenic substances seem to be not far behind in the list of cancer stimulants?

Does it, or does it not, provide immediate sense of relaxation from mental tension to those who seek it desperately? Does it, or does it not, "give people some time to think"? I hate it, detest it and yet I see that even doctors use it while knowing all its horrors and dangers. All because, I think, it serves a badly needed need — relaxation from tension.

When a most pragmatic cynic was told that tobacco is slow poison he fondly agreed saying "Yes, I am also not in a hurry". History seems to show that for the sake of immediate comfort and convenience, man seems to agree to nearly anything and every thing. And unless and until a proper substitute is found, the wretched weed. tobacco may stay.

G.M. MEHRKI
Karachi

DAWN SUNDAY, JULY 18, 1993

ڈان کے ۱۸ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں جی۔ ایم۔ مہرکی (MEHRKI) (کراچی) تمباکو اور کینسر کے سلسلے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

تمباکو سے جو کینسر پیدا ہوتا ہے اس کے متعلق میرا علم زیرو سے بھی ایک لاکھ درجے کم ہے۔ اس لئے میں ڈاکٹر این۔ اے۔ جعفری جیسے مستند میڈیکل ڈاکٹر سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مجھے ایک عام لیکچر میں بتایا گیا تھا جو عوام الناس ہی کے لئے تھا اور جو ایک میڈیکل لیکچرر نے دیا تھا۔ کہ اگر خون میں کینسر کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو تو کوئی بھی چیز ذرا سی اری ٹیشن (خارش) بھی جو خارش کرنے سے پیدا ہو سکتی ہے چاہے وہ گھڑی کے سٹریپ ہی سے کیوں نہ ہو کینسر کا باعث بن سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں اری ٹیشن سے بچانے کے لئے یہ ساری بات کہہ رہے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک کہنی کے کینسر کا تعلق ہے جو کلرکوں کو لاحق ہوتا ہے وہ اپنی بائیں کہنی ڈیسک پر رکھے ہیں تاکہ وہ اپنے سر کو سہارا دیں جبکہ وہ دائیں ہاتھ سے لکھ رہے ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک کشمیر کینسر بھی ہے جو کشمیر کے غریب لوگوں کو لاحق ہوتا ہے جو کہ آگ کی چنگاریاں سردی کے دنوں میں اپنے سینے کے اوپر بغیر کسی حفاظت کے رکھ لیتے ہیں۔ حال ہی میں مجھے ایک میڈیکل طالب علم نے بتایا تھا کہ اگر زیادہ ٹھنڈا پانی پیا جائے تو وہ بھی گلے کے کینسر کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس کا یہ بھی خیال تھا کہ کینسر کا مرض بہت زیادہ پھیل گیا ہے اور کوئی شخص جو بہت زیادہ امید افزا کیفیت کا مالک ہو ہمیں بتا سکتا ہے کہ اس دوڑ کو کس طرح روکا جائے۔ میں بہرحال اعداد و شمار کے آگے اپنا سر جھکاتا ہوں۔ وہ اعداد و شمار جو ڈاکٹر این۔ اے۔ جعفری نے پیش کئے ہیں اور اب تمباکو نوشی کے متعلق میری عداوت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ لیکن جو بات میں پوچھ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ تمباکو ہی کا کیوں ذکر کیا جاتا ہے۔ جبکہ سینکڑوں دیگر چیزیں ایسی ہیں جو کینسر پیدا کرنے والی چیزوں کی فہرست میں بہت زیادہ پیچھے نہیں ہیں۔ کیا یہ ہمارے لئے فوری طور پر ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے یا نہیں جو ہماری ضرورت ہے۔ کیا یہ لوگوں کو کچھ سوچنے کا وقفہ دیتا ہے یا نہیں۔ میں اس سے نفرت کرتا ہوں میں اسے برا سمجھتا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ڈاکٹر بھی اسے استعمال کرتے ہیں۔ باوجودیکہ وہ اس کے نقصانات اور خطرات سے واقف ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ یہ ہمیں سکون جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے عطا کرتا ہے۔ جب کسی عام طور پر مایوس رہنے والے شخص کو پتہ لگا کہ تمباکو آہستہ آہستہ اثر کرنے والی زہر ہے تو اس نے بڑے شوق سے اس سے اتفاق کیا اور کہا "بے شک مجھے بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔" تاریخ بتاتی ہے کہ فوری آرام اور آسائش کے لئے انسان کسی بھی چیز کو استعمال کر سکتا ہے اور جب تک ہمیں اس نامراد جڑی بوٹی کا کوئی متبادل نہیں مل جاتا تمباکو کا استعمال جاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے گا۔

ڈان

۲۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Rediscovering women's role

IT is so unfortunate that our country cannot find a creditable person who can lead it to prosperity and greatness. Surely, it cannot be so difficult. We have examples of the success of others and surely they can give us some foresight and direction we need badly. The people in Pakistan are unhappy with such perpetual uncertainty. Why do seemingly efficient leaders go wayward when put into positions of power? What is wrong? What is the cause of all this continuous disturbance? Is it external forces or the addiction of power among a few hands.

Every step forward that we take is followed by two steps backward.

Our frivolousness, hypocrisy, lack of direction and purpose, illitracy and lack of religious faith must surely be the cause of all the decay one can witness in the Pakistani society. We have no ideals and no pride in ourselves but look to the symbols for goodness in our natural enemies.

I think the answer in looking for a permanent solution lies in rediscovering long overlooked importance of women. It is women who give birth to leaders. They are the ones who have to be reformed. No, not by covering them in *chadar* and veils, but by giving them confidence and pride in themselves. In letting them believe in themselves and importance of the task bestowed on them from time immemorial. In educating them and by imparting all knowledge obtained from the four corners of the world.

Let the women develop and know their minds and clear concepts. The vastness of knowledge and despite that the realisation of the limitations of oneself ennobles the mind and spirit.

Our misery is that men have subdued us too long, not realising that they are product of our upbringing. Nobody can deny one's genes. And then must know an educated women will bring forth enlightened children.

At present, we need a leader who can understand this need for widespread awareness. Our conventional system of education must be reformed. We need a system which will look into every sphere of life. It will teach Muslim a common language of communication, the language and philosophy of Quran.

We must value people for their qualities, not positions.

I must sound very idealistic but truly I am not. I was brought up in a family where good prevailed upon evil. And that is the world I am dreaming of — a world where evil can be curbed and good is appreciated.

FATIMA BILAL
London

DAWN FRIDAY, JULY 23, 1993

ڈان ۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں فاطمہ بلال لندن سے کہتی ہیں :۔

یہ بہت بڑی بد قسمتی ہے کہ ہمارا ملک کسی ایسے با اعتماد شخص کو تلاش نہیں کر سکتا جو اسے خوشحالی اور عظمت کی طرف لے جائے یقیناً یہ کوئی ایسی مشکل بات بھی نہیں ہے۔ ہمیں دوسروں کی کامیابیوں کی مثالیں ملتی ہیں اور وہ ہمیں تھوڑی سی بصیرت اور رہنمائی دے سکتے ہیں جن کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ پاکستان میں لوگ مستقل غیر یقینی کی فضا سے ناخوش ہیں ایسا کیوں ہے کہ بظاہر اچھا کام کرنے والے لیڈر بھی جب انہیں اقتدار ملتا ہے تو غلط راہ پر چل پڑتے ہیں۔ کہاں غلطی ہو جاتی ہے؟ ان ساری باتوں کی وجہ کیا ہے؟ کیا یہ بیرونی طاقتیں ہیں یا چند لوگوں کے ہاتھوں میں اقتدار آجانے کا نشہ ہر قدم جو آگے کی طرف اٹھایا جاتا ہے اس کے بعد ہم دو قدم پیچھے کی طرف چلے جاتے ہیں۔

ہماری غیر سنجیدگی، منافقت، اور کسی سمت اور غرض کا ہمیں معلوم نہ ہونا ہماری ناخواندگی اور ہمارے ایمانی جذبے کی کمی یہ تمام باتیں ہمارے تنزل کی وجہ ہو سکتی ہیں۔ ہمارے سامنے کوئی ہدف نہیں ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ ہم کس بات پر فخر کریں۔ ہمیں بعض خوبیاں اپنے دشمنوں میں نظر آتی ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ اس کا حل یہ ہے اور مستقل حل کہ عورت کی پوزیشن جسے ایک لمبے عرصے سے ہم نے نظر انداز کر رکھا ہے اس کا انکشاف کیا جائے۔ عورتیں ہی لیڈروں کو جنم دیتی ہیں۔ انہی عورتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ انہیں اعتماد دینا چاہیئے۔ انہیں اپنے آپ پر فخر کرنے کا جذبہ ملنا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے آپ میں پر اعتماد رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے اور جو کام ہمیشہ سے ان کے سپرد ہے۔ اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ انہیں تعلیم دینے سے اور انہیں ہر قسم کا علم مہیا کرنے سے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ عورتوں کو ترقی کرنی چاہیئے اور ان کے نظریات بالکل صاف اور سیدھے ہونے چاہئیں۔ ان کے علم کی وسعت اور انہیں اپنی حد بندیوں کا احساس ایسی باتیں ہیں کہ قلب و روح کو معزز بنا دیتی ہیں۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ مردوں نے ایک لمبے عرصے تک ہمیں دبائے رکھا ہے اور انہوں نے اس بات کا بھی خیال نہیں کیا کہ عورتیں ہی انہیں جنم دیتی ہیں اور وہی ان کو پالتی پوستی ہیں کوئی شخص اپنے بڑوں کو نہیں بھلا سکتا۔ یہ بھی انہیں جاننے کی ضرورت ہے کہ ایک لکھی پڑھی عورت روشن دماغ بچے مہیا کرے گی۔

موجودہ وقت میں ایک ایسے لیڈر کی ضرورت ہے جو ہماری اس ضرورت کو محسوس کرے اور یہ جانے کہ آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ ہمارا روایتی طریقہ تعلیم اصلاح طلب ہے اور اس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ ہمیں ایک ایسا طریقہ چاہیئے جو زندگی کے ہر شعبے کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ یہ طریقہ تعلیم ایک مسلمان کو ایک باہمی زبان سکھلائے گا جس سے لوگ ایک دوسرے سے بات کو سکیں گے اور یہ زبان (ـــ) ہمیں لوگوں کو ان کے عہدوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی خصوصیات کی وجہ سے اعزاز دینا چاہیئے ہو سکتا ہے کہ ایسا لگے کہ میں بڑی آئیڈیالسٹک ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ میں ایک ایسے گھر میں پلی بڑھی ہوں جہاں برائی پر نیکی غالب تھی اور ایسی ہی دنیا ہے جس کے میں خواب دیکھ رہی ہوں جہاں پر برائی کو دبایا جا سکتا ہے اور اچھائی کو داد دی جا سکتی ہے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Professional politicians

By Irfan Abdullah

In our country the prime objective of national politics, i.e. to serve the nation, has altogether been changed and this has become a business. Professional politicians are using all tactics to keep themselves in business so that their politics can flourish.

The positive aspect of the present condition of the country is that now a man at grassroots level knows and well understands the actual faces of those who used to be leaders once. As a matter of fact, these faces were very much there but were restricted to a limited circle.

It is high time to pin-point these exploiters, black-mailers, destroyers of law and justice, and reckless looters of national exchequers. They must not be allowed further to suck the blood of innocent people.

It is astonishing that for the post of a simple messenger, the minimum qualification is primary/middle but for a member of the highest legislative body no qualification restriction is laid down. The result is obvious.

It is interesting that the person who founded a political party became its chief and that too for a lifetime. After his death his son or daughter succeeds him and so on. In other words it becomes hereditary.

How can this situation be set right? I submit some suggestions:

— Immediate abolition of feudalism and landlordism.

— The media should be independent so that it can expose the real faces of professional politicians.

— Priorities should be refixed. Education and health must immediately be put on the top after defence.

— There should be improvement in law enforcing agencies, especially the police at lower level.

— There should be a sincere and dedicated leader at the top.

Karachi

The News International, Tuesday, July 20, 1993

نیوز انٹرنیشنل کے ۲۰ جولائی کے شمارے میں خطوط کے کالم میں عرفان عبداللہ کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں قومی سیاست یعنی قوم کی خدمت کرنے کی سب سے بڑی غرض کلی طور پر بدلی جا چکی ہے۔ اور اب یہ ایک تجارت بن گئی ہے۔ پیشہ ور سیاست دان ہر قسم کا حربہ استعمال کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے آپ کو اس تجارت میں رکھیں تا کہ ان کی سیاست فروغ پا سکے۔ موجودہ حالات کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اب ایک نچلے درجے کا آدمی بھی پہچانتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ کون سے چہرے پہلے ہمارے لیڈر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ چہرے پہلے ایک محدود دائرے میں تھے یعنی اب ان کا دائرہ بڑا ہو گیا ہے۔

وقت آگیا ہے کہ ان استحصال کرنے والوں، بلیک میلروں، قانون اور عدالت کو تباہ کرنے والوں اور بے تحاشا قومی خزانے کو لوٹنے والوں کو سامنے لایا جائے۔ انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے کہ وہ بے گناہ لوگوں کا مزید خون چوسیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک چپڑاسی کی نوکری کے لئے بھی کم سے کم کوالیفیکیشن پرائمری یا مڈل کی تعلیم ہے۔ ہماری سب سے بڑی اسمبلی کے ممبر کے لئے کوالیفیکیشن کی کوئی پابندی نہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر و باہر ہے یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ جس شخص نے کسی سیاسی جماعت کا آغاز کیا وہی اس کا چیف بن بیٹھا اور وہ بھی عمر بھر کے لئے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا یا اس کی بیٹی اسکے وارث بنے اور اسی طرح یہ بات آگے چلتی رہی۔ بالفاظ دیگر یہ بات ورثے سے تعلق رکھنے لگی۔ اس کیفیت کو کس طرح درست کیا جا سکتا ہے۔ میں چند ایک تجاویز پیش کرتا ہوں۔

○ فوری طور پر جاگیرداری کے نظام کو ختم کیا جائے۔

○ میڈیا یعنی ذرائع ابلاغ کو آزادی دی جائے تا کہ وہ پیشہ ور سیاستدانوں کے اصل چہروں کو نمایاں کر سکیں۔

○ ترجیحات دوبارہ مقرر کی جائیں

باقی صـ6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے قراردادِ تعزیت

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان جماعت کے انتہائی مخلص خادم، جیّد عالمِ دین اور بزرگ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع فیصل آباد کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت شیخ صاحب مظہر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جلیل القدر رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کا شمار چوٹی کے وکلاء میں ہوتا تھا۔ احمدی اور غیر از جماعت قانون دان آپ کا بےحد احترام کرتے تھے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے جماعتی سطح پر نہایت اہم اور تاریخی خدمات سرانجام دیں۔ آپ وقفِ جدید کے سالہا سال سے صدر چلے آرہے تھے۔ آپ کو مجلس مشاورت کی صدارت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آخری وقت تک آپ کی عظیم الشان خدمات جاری رہیں۔

حضرت شیخ صاحب کی وفات کے ساتھ آسمانِ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا۔

آپ کی ذات گوناگوں خوبیوں کی حامل تھی اور جس جہت سے بھی دیکھا جائے۔ آپ ایک نابغۂ روزگار شخصیت بن کر سامنے آتے ہیں، خاندانی شرافت و نجابت اور حسنِ اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایسی خوبیوں سے مزیّن تھے جو کہ خدا کے صرف خاص الخاص بندوں میں ہی ودیعت ہوتی ہیں۔

ظاہر داری، تکبّر و نخوت سے کوسوں دُور بلکہ ان بدیوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ نہایت حلیم الطبع اور فقیر منش درویش صفت ولی اللہ تھے۔ ائمہ احمدیت آپ کی جان تھے۔ اور کچھ ایسا ہی جذبہ ان کا ائمہ کرام کے دل میں بھی موجزن تھا۔

ہم آپ کی وفات پر سب عزیزان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیار کا سلوک کرتے ہوئے آپ کو اپنے قربِ خاص سے نوازتا رہے۔

شریکِ غم
ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان

بچّوں کے لئے

عزیزہ صائمہ مریم ثمر

ربوہ سے لکھتی ہیں:

کتاب انسان کی بہترین دوست ہے جس طرح ایک اچھا دوست آپ کی شخصیت و کردار کو بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے بالکل اسی طرح ایک اچھی کتاب آپ کی شخصیت و کردار کو بناتی ہے۔

بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ایسا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ جو نہ صرف ان کے علم میں اضافہ کرے بلکہ ان کی جسمانی و ذہنی اور اخلاقی ارتقاء کے لئے مفید ہو چونکہ چھوٹی عمر میں بچے کو اس بات کا شعور نہیں ہوتا کہ اسے کیا پڑھنا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں بچوں کی نگرانی اور مدد و راہنمائی کریں۔ حضرت امام الثانی فرماتے ہیں کہ:

"بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔"

بقیہ: صٓ ۵

تعلیم اور صحت کو دفاع کے بعد سب سے پہلی ترجیح دی جائے۔

○ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو بہتر بنایا جائے خاص طور پر پولیس کے نچلے درجے کو۔

○ حاکم بالا ایک مخلص اور لگن کے ساتھ کام کرنے والا لیڈر ہونا چاہیئے۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

خدا تعالیٰ کے قرب کے درجات غیر محدود ہیں اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کھیل اور کھلاڑی

جرمن کوچ جونیپال کی فٹ بال ٹیم کی کوچنگ کرتے ہیں نے پاکستان کے متعلق کہا ہے کہ ایشین فٹ بال میں ٹیم تو بہت اچھی تھی لیکن سینئر کھلاڑیوں کا کھیل زیادہ معیاری نہیں تھا۔ شائد وہ اپنے کھیل کی عمر ختم کر چکے ہیں اس لئے زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ جونیئر کھلاڑیوں کو آگے لایا جائے۔ کوچ موصوف نے کہا کہ سینئر ٹیم نے گھسے پٹے سسٹم کے مطابق کھیلا۔ اور ان میں کھیل کو پوری طرح جاری رکھنے کی تکنیک نظر نہیں آتی تھی۔ پوزیشنوں میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

فٹ بال کو جدید طریقوں پر کھیلا جانا چاہیئے۔ نئے کھلاڑیوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ جدید طریقوں سے واقفیت دلائی جانی چاہیئے۔

سارک گیمز کے لئے جو دسمبر ۲۰، سے ۳۱، تاریخ تک ڈھاکہ میں ہوں گی سری لنکا کے سرکاری افسروں نے بتایا ہے کہ ۷۰، لاکھ روپیہ حکومت ادا کرے گی جبکہ ۲، کروڑ روپیہ چندے کے طور پر اکٹھا کیا جائے گا۔ ٹیم کے افسروں کا کہنا ہے کہ اس دفعہ سارک کھیلوں کے لئے سری لنکا ۱۵۰، کھلاڑی بھیجے گا۔ توقع وہ یہ کرتے ہیں کہ اپنی روایتی دوسری پوزیشن ضرور حاصل کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ جس طرح ہم نے ۱۹۹۱ء میں بہتر نتائج حاصل کئے تھے۔ اسی طرح اب بھی ہم بہتر نتائج حاصل کرنے کے امیدوار ہیں۔ ۱۹۹۱ء میں سری لنکا نے ۴۴، سونے کے تمغے ۳۳، چاندی کے اور ۴۱، کانسی کے تمغے حاصل کئے تھے اور تمغوں کی یہ تعداد ہندوستان سے تھوڑی ہی کم تھی اور اس طرح ہندوستان کے بعد دوسرا نمبر سری لنکا کا تھا۔

پاکستان ہاکی فیڈریشن کے قومی انڈر ۱۷، کے ابتدائی مقابلے فیصل آباد اور بورے والہ میں کھیلے جانے والے تھے۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد اور بورے والہ نے پاکستان ہاکی فیڈریشن کو اطلاع دی ہے کہ وہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے اگست ۲، کو یہ مقابلے شروع نہیں کروا سکتے۔ بورے والہ ہاکی کا ایک بڑا مصروف مرکز ہے کہا جاتا ہے کہ اس کے متعلق ابھی یقینی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مقابلے نہیں کروا سکے گا لیکن فیصل آباد کے متعلق یقینی طور پر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ اپنے ہاں یہ مقابلے نہیں کروا سکیں گے۔

مارچ اپریل میں کیریبیا میں ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے درمیان کھیلے گئے کرکٹ میچوں کو ٹی۔ ڈبلیو۔ آئی (T.W.I.) نے نشر کیا تھا۔ اب نومبر میں کلکتہ میں چھ قومی کرکٹ کے محدود اوورز کے میچوں کو ڈائرکٹ (لائیو) ٹیلی کاسٹ کرنے کے حقوق بھی ٹی ڈبلیو آئی نے حاصل کر لئے ہیں۔ اسی طرح ٹی ڈبلیو آئی نے بنگلہ دیش کے ساتھ بھی یہ معاہدہ کر لیا ہے۔ ان میچوں میں پاکستان ہندوستان سری لنکا ویسٹ انڈیز ساؤتھ افریقہ اور زمبابوے حصہ لیں گے۔ ٹی ڈبلیو آئی خصوصیت کے ساتھ مختلف ممالک میں ایسے میچوں کو کوریج دیتی ہے۔ اس چھ قومی ٹورنامنٹ کے بعد جو تین ٹسٹ میچ بھارت اور پاکستان کے درمیان ہونگے انہیں بھی ٹی ڈبلیو آئی لائیو کاسٹ کرے گی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم رشید احمد صاحب)

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب آف رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت تحریکِ جدید ربوہ میں موجود مندرجہ ذیل دو امانتوں میں جمع شدہ رقوم خاکسار کو ادا کی جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے

۱۔ کھاتہ نمبر ۸/۴ امانت بدر لاج مبلغ ۹٬۲۷۴/۲۰ روپے
۲۔ " " ۹۶/۴ امانت مکرم رشید احمد صاحب " ۳٬۸۹۲/۴۴ روپے

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ رضیہ ریحانہ صاحبہ — اہلیہ
۲۔ " تقیہ بشریٰ صاحبہ — بیٹی
۳۔ مکرم نصیر احمد صاحب طاہر — بیٹا
۴۔ " رفیق احمد شاہد صاحب — "
۵۔ " مبشر احمد صاحب — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو ان رقوم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صل

مخالفت کے باوجود جب دلیل دی جائے تو اسے سنتے ہیں۔ بنگال کی جماعت احمدیہ نے بڑی سرفروشی اور بہادری سے مصائب کا مقابلہ کیا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ دو تین سال میں اس جماعت کو غیر معمولی ترقی دے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈش انٹینا کے ذریعے احمدیت کے غیر معمولی پھیلاؤ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ عنقریب فوج در فوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔ اس مضمون کا گہرا تعلق بخشش سے ہے کلام الٰہی میں جب ایسی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے تو ساتھ حکم ہے کہ اللہ کی تسبیح کرو اور اللہ سے بخشش مانگو۔ تو جب بھی فتح کا وقت آئے۔ اس بات کو یاد رکھیں۔ دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج و تخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی۔ اس موقع پر فتح کے نقارے نہیں بجانے۔ خدا کی حمد کے نعرے لگانے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم بڑے بے وقوف ہوں گے اگر ان کامیابیوں کو اپنی طرف منسوب کرنے لگیں یہ ہماری محنتوں اور کوششوں کے پھل نہیں ہیں۔ یہ تو اللہ کے افضال و انعامات ہیں۔ ہماری تو یہ کیفیت ہے کہ اگر اللہ کی ستاری کا پردہ نہ ہو تو ہمیں کوئی محبت کی نظر سے دیکھنے والا بھی نہ ملے۔ اس لئے خدا کی رحمت اور ستاری کے پردہ میں چھپ جاؤ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے اس جلسہ کی غرض آپس میں ملنا جلنا بھی قرار دیا ہے۔ اب ڈش انٹینا کے ذریعے یہ جلسہ دنیا بھر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ اب جلسہ میں جانے کی کیا ضرورت ہے اس لئے یاد رکھیں ڈش سے دیکھنا اور بات ہے اور آکر شامل ہونا بالکل اور بات ہے۔ ڈش کو آپ کی جلسہ میں شمولیت کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ ڈش انٹینا نے تو لوگوں کی شوق ملاقات کو اور بھڑکا دیا ہے۔

آخر میں حضور نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعائیں پڑھ کر سنائیں اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا حقدار بنائے بعد میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور کا یہ افتتاحی خطاب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔

یاد رکھو کہ ابتدا کی عادت، لڑکپن اور جوانی کی بد عادتیں ایسی طبیعتِ ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بد عادت بچپن میں نہ پڑ جاوے۔ بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتداء ہی عادات نیک نصیب ہوں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
الرّحیم نیو
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

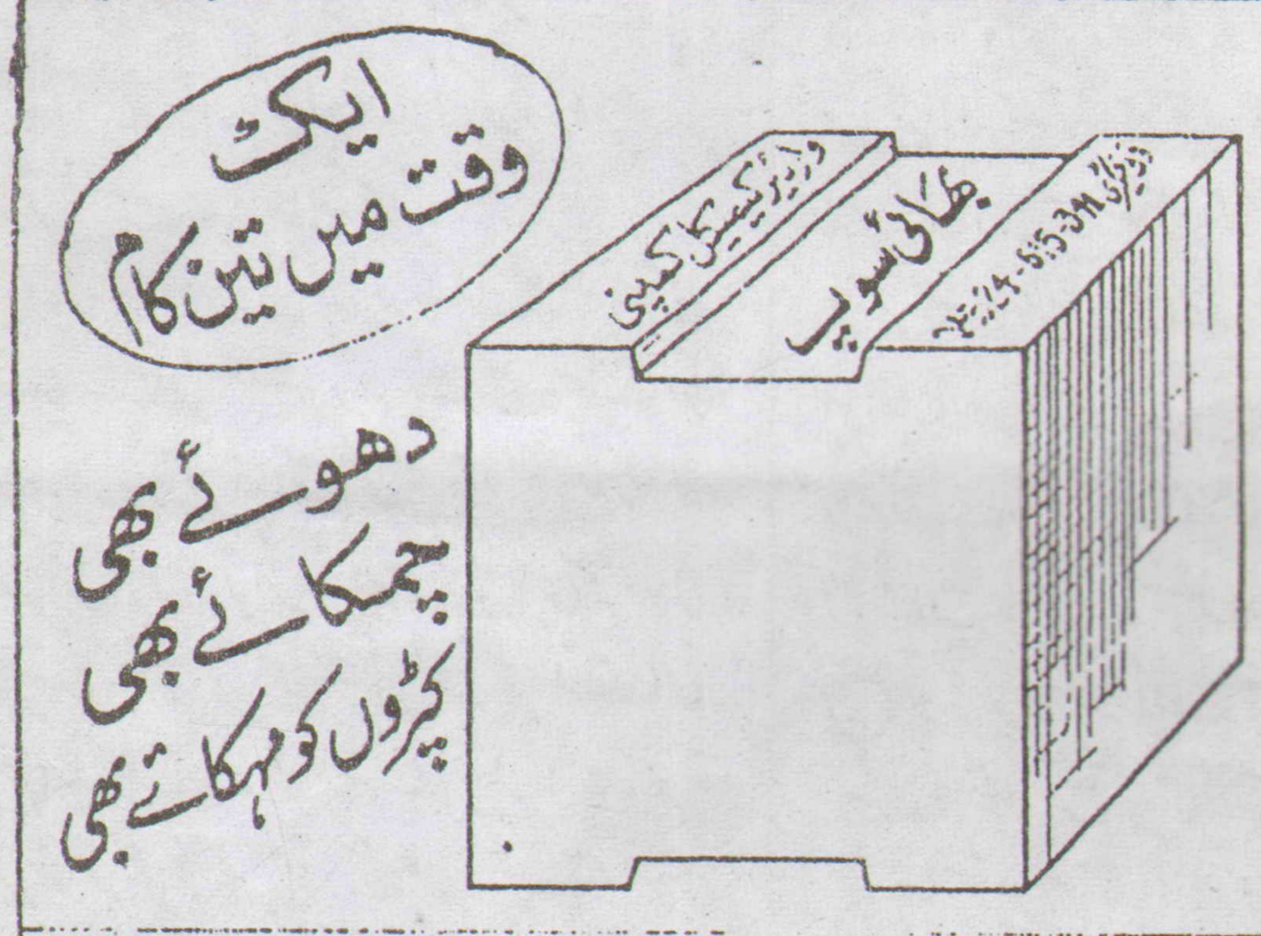

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!
وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۷۶۴۔ ۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۵۲۴

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ - ربوہ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران
فون ۶۴۹-۰۴۵۲۴

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر ۴۱۴ ——— ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰
نور کاجل فی شیشی -/۵
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زد جامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم اگست ۔ گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے ۔

⭕ نگران وزیر اعظم مسٹر معین الدین قریشی نے کہا ہے کہ فوج کا جھکاؤ بینظیر کی طرف نہیں ہے ۔ یہ بات سوچی بھی نہیں جا سکتی کہ فوج جانبدار ہے ۔ انہوں نے کہا کہ میری عدم موجودگی میں میری اور میرے خاندان کی پاکستانیت پر شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے پروپیگنڈہ افسوسناک ہے میں نے کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے کا سوچا بھی نہیں میں پاکستانی کے طور پر ہی مروں گا ۔

⭕ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ نہ بے نظیر بھٹو اکثریت حاصل کر سکیں گی اور نہ ہی نواز شریف تیسرا اتحاد فیصلہ کن کردار ادا کرے گا ۔ انہوں نے بلدیاتی اداروں کو فوری طور پر توڑنے کا مطالبہ کیا ۔

⭕ بی بی سی نے کہا کہ پاکستان کے سیاستدان منشور دینے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیوں میں مصروف ہیں ۔ نواز شریف کہتے ہیں کہ انکی حکومت ختم کر کے جمہوریت کو نقصان پہنچایا گیا ہے ۔ محترمہ بے نظیر اس حکومت کے خاتمے کو اپنی فتح کے طور پر پیش کر رہی ہیں ۔

⭕ عارف حسینی قتل کیس میں جنرل ضیاء الحق کے اے ڈی سی کیپٹن ماجد اور ہاشم خان سمیت ۱۱ افراد کو بری کر دیا گیا ۔ استغاثہ کیس ثابت کرنے میں ناکام رہا ۔

⭕ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف ایسا بے کار سیاسی پتھر ہے جو چڑیاں اڑانے اور پتنگوں پر کانٹی ڈالنے کے کام آ سکتا ہے عوام نواز شریف کو سیاسی منظر سے ہٹا چکے ہیں ۔ چمک سے عوام کا ضمیر نہیں خریدا جا سکتا ۔

⭕ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ فوج کا کردار آئین کے مطابق نہ تھا لیکن اس کی مداخلت ضروری ہو گئی تھی ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ۱۹۹۰ء میں نہیں بلکہ ۱۹۸۷ء میں ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی تھی ۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی سیاسی جماعت بنانا چاہتا ہوں ۔

⭕ عالمی بینک نے نگران حکومت کی یقین دہانیاں ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔

⭕ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے تبصرہ کیا ہے کہ نواز لیگ اور اے این پی کا انتخابی اتحاد "اکبر کا دین الٰہی" ہے اس میں جمہوریت کا کوئی دخل نہیں ۔

⭕ عمران خان نے کہا ہے کہ میں نے کوئی سیاسی بات نہیں کہی ۔ میرا سیاست میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ۔

⭕ ملتان میں ایک اور بنک کو لوٹ لیا گیا ۔ ایک ہفتے میں یہ چوتھا ڈاکہ ہے ۔

⭕ اعلیٰ حکام نے صدر اسحٰق سے ایوان صدر خالی کرنے کے لئے کہہ دیا ہے ۔ سابق صدر کا کہنا ہے کہ پشاور میں ان کا ذاتی مکان فی الحال رہائش کے قابل نہیں ہے ۔

⭕ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے قوم کو کچھ نہیں دیا ۔ عوام باعمل قیادت کو منتخب کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر بوسنیا اور افغانستان کے بارے میں میری اور بے نظیر کی پالیسیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے تاہم انہوں نے کہا کہ میں اپنے خلاف الزامات کا جواب نہیں دوں گا ۔

⭕ وزیر داخلہ ایف کے بندیال نے کہا ہے کہ انتخابات کی تاریخ میں تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی طرف اپنے جھکاؤ کے بارے میں اعجاز الحق کے بیان پر کوئی تبصرہ نہیں کروں گا ہمارا کردار ثابت کرے گا کہ ہم غیر جانبدار ہیں ۔

⭕ ہائی کورٹ نے ایک فیصلے میں لکھا ہے کہ انتخابات سے پہلے احتساب کا نعرہ آئین کی خلاف ورزی ہے ۔

⭕ ایم کیو ۔ ایم الطاف گروپ کے پیپلز پارٹی سے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں تاہم پیر پگاڑا نواز شریف اور ایم ۔ کیو ۔ ایم میں اتحاد ہو گیا ہے ۔

⭕ مسلم لیگ نواز گروپ کے جنرل سیکرٹری مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ متحدہ دینی محاذ سے نواز مسلم لیگ کا اتحاد ہو سکتا ہے ۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۳ ۔ اگست ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی ۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا ۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (مینیجر)

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ڈش انٹینا سائز 12 فٹ

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی ۔ تصویر آواز بالکل صاف ۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری

رابطہ کے لئے :۔ میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد فون : (0437) 2644 3024 3068

کارخانہ حاجی پورہ ۔ کوکا کولا ایجنسی

راولپنڈی :۔ میاں سعید احمد 051/429771

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے ۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلیے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ۔ اولاد نرینہ کی خواہش ۔ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ اٹھرا ۔ لیکوریا ۔ ایام کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر وغیرہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

برانچیں

محمود آباد ۳ کراچی ۴۴ نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ، ملتان فون پی پی PP. 510564

نارووال مریدکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

نزد لاری اڈہ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نیو کیمپس روڈ ۔ لاہور

ہیڈ آفس : پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ ، گوجرانوالہ

سب آفس : چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون 218534-219065

کیور ہٹو سسٹم

سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں ؟

لٹریچر مفت

ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں ۔

کیور ہٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار ۔ ربوہ پاکستان ۔ فون آفس 771 کلینک 606

فخر الیکٹرونکس

الفلک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

فریج ۔ ایئر کنڈیشنر ۔ ڈیپ فریزر واشنگ مشین ۔ سٹیبلائزر

فون نمبر 354873 ـ 7239347 7223347